[illegible]

صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث [illegible]

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

ﷺ قَالَ: ((إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الآخِرَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلاَ أَدْرِي، أَكَذَلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ)). [راجع: ٢٤١١]

٤٨١٤- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي. قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ))، قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ أَبَيْتُ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ : أَرْبَعُونَ شَهْرًا : قَالَ أَبَيْتُ، وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ إِلاَّ عَجْبَ ذَنَبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ.

[طرفه في : ٤٩٣٥].

اپنا سر اٹھانے والا میں ہوں گا لیکن اس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ عرش کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں' اب مجھے نہیں معلوم کہ وہ پہلے ہی سے اسی طرح تھے یا دوسرے صور کے بعد (مجھ سے پہلے اٹھ کر عرش الٰہی کو تھام لیں گے)

(۴۸۱۴) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا' کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا' کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا' انہوں نے ابو صالح سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دونوں صوروں کے پھونکے جانے کا درمیانی عرصہ چالیس ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا' کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں پھر انہوں نے پوچھا چالیس سال؟ اس پر بھی انہوں نے انکار کیا۔ پھر انہوں نے پوچھا چالیس مہینے؟ اس کے متعلق بھی انہوں نے کہا کہ مجھ کو خبر نہیں اور ہر چیز فنا ہو جائے گی' سوا ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے ساری مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

اس روایت میں یوں ہی ہے لیکن ابن مردویہ کی روایت میں چالیس برس مذکور ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ حلیمی نے کہا اکثر روایتیں اس پر متفق ہیں کہ دونوں نفخوں میں چالیس برس کا فاصلہ ہو گا۔

[٤٠] سورة ﴿الْمُؤْمِنُ﴾

سورۃ المومن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿حم﴾ مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ، وَيُقَالُ : بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ.

يُذَكِّرُنِي حَامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ
فَهَلاَّ تَلاَ حَامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

الطَّوْلُ: التَّفَضُّلُ. دَاخِرِينَ خَاضِعِينَ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿إِلَى النَّجَاةِ﴾ الإِيمَانُ. لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ. ﴿يُسْجَرُونَ﴾ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ ﴿تَمْرَحُونَ﴾ تَبْطَرُونَ. وَكَانَ

مجاہد نے کہا حم کا معنی اللہ کو معلوم ہے جیسے دوسری سورتوں میں جو حروف مقطعات شروع میں آئے ہیں ان کے متعلق حقیقی معانی صرف اللہ ہی کو معلوم ہیں۔ بعضوں نے کہا حم قرآن یا سورت کا نام ہے جیسے شریح ابن ابی اوفیٰ عبسی اس شعر میں کہتا ہے جبکہ نیزہ جنگ میں چلنے لگا۔ پڑھتا ہے حم پہلے پڑھنا تھا۔ الطول کے معنی احسان اور فضل کرنا۔ داخرین کے معنی ذلیل و خوار ہو کر۔ حضرت مجاہدؒ نے کہا ادعوکم الی النجاۃ سے ایمان مراد ہے۔ لیس لہ دعوۃ یعنی بت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکتا۔ یسجرون کے معنی وہ دوزخ کے ایندھن بنیں گے۔ تمرحون کے معنی تم اتراتے تھے۔ اور علاء بن زیاد مشہور

الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ يَذْكُرُ النَّارَ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ؟ قَالَ : وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ؟ وَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ، لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ﴾ وَيَقُولُ: ﴿وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ﴾ وَلَكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوِي أَعْمَالِكُمْ. وَإِنَّمَا بَعَثَ اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ، وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ.

تابعی و مشہور زاہد لوگوں کو دوزخ سے ڈرا رہے تھے' ایک شخص کہنے لگا لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا میں لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید کیسے کر سکتا ہوں میری کیا طاقت ہے۔ اللہ پاک تو فرماتا ہے اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا (گناہ کئے) اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔" اس کے ساتھ اللہ یوں بھی فرماتا ہے کہ گنہگار دوزخی ہیں' مگر میں سمجھ گیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ برے کام کرتے رہو اور جنت کی خوشخبری تم کو ملتی جائے۔ اللہ نے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کو نیکیوں پر خوشخبری دینے والا اور نافرمانوں کے لئے دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

تشریح سورۂ مومن مکی ہے اور اس میں ۸۵ آیات اور نو رکوع ہیں۔ اس میں ایک مرد مومن کا ذکر ہے جو دربار فرعون میں اپنا ایمان پوشیدہ رکھے ہوئے تھا جو فرعون کی اس بات ﴿ ذرونی اقتل موسٰی ﴾ (المومن : ۲۶) (تم لوگ مجھ کو مشورہ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں) کے جواب میں بول اٹھا ﴿ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ ﴾ (المومن : ۲۸) (کیا تم ایسے آدمی کو قتل کر رہے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے) اسی مرد مومن کے نام سے سورۂ مومن اس سورہ شریفہ کا نام ہوا۔

شعر یذکرنی حم والرمح شاجر کے تحت مولانا وحید الزماں فرماتے ہیں۔ یعنی لڑائی شروع ہونے سے پہلے پڑھتا تو فائدہ ہوتا اس کی جان بچ جاتی۔ ہوا یہ کہ شریح جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھے اور محمد بن طلحہ بن عبید اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لشکر میں تھے ایک سیاہ عمامہ باندھے ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر والوں سے فرمایا اس کالے عمامہ والے کو مت مارنا' یہ اپنے باپ کی طرف سے ان کے ساتھ چلا آیا ہے۔ خیر اسی گفتگو میں شریح اور محمد بن طلحہ کا مقابلہ ہو گیا۔ جب بھالا دونوں طرف سے چلنے لگا تو محمد نے حم عسق پڑھی یا حم عسق میں جو یہ آیت ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی پڑھی۔ بعضوں نے کہا کہ سورۂ مومن کی یہ آیت پڑھی اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ۔ حم سے یہی مراد ہے۔ لیکن شریح نے محمد بن طلحہ کو مار ڈالا اور یہ شعر پڑھا یعنی جنگ ہو جانے کے بعد پھر حم پڑھنے سے کیا فائدہ۔ جنگ میں آنے سے پیشتر یہ پڑھتا تو البتہ مفید ہوتا۔

٤٨١٥ – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا

(۴۸۱۵) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا' کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم تیمی نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا' آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ سخت معاملہ مشرکین نے کیا کیا تھا؟ حضرت عبد اللہ نے بیان کیا کہ آنحضرت کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ